© rasailojaraid.com

کوئی دلیل نہیں پیش کی اس لئے مردود ہے۔

(ج) میں نے پہلے متقدم علماء کا سیاقہ نقل کیا ہے پھر لکھا ہے "مگر اصابہ و استیعاب میں حارث بن یحیی یا جُحیّ بن الحارث ہے" اب ان پر عینی کا بھی اضافہ کرتا ہوں۔ آپ اس کو اپنی لت سے مجبور ہو کر خبط و خلط و تعسف بتاتے ہیں مگر یہ نہ سوچا کہ بمقتضائے مثل "دروغ گورا حافظہ نباشد" تو یہ تینوں وار تیر نیزہ اور تلوار کے آپ کے ابن حجر ہی کو لگیں گے، رہا میمن تو اس نے کسی قول کی جنبہ داری نہیں کی، کہ السلامۃ فی الساحل اُس کی خطا تو محض یہ ہے کہ اس نے ابن حجر وغیرہ کی ناحق تکذیب نہیں کی۔ کیا آپ یہ نہیں مانتے کہ ابن حجر نے یوں لکھا ہے، تو دنیا میں الکھیاروں کی کمی نہیں۔ مگر آپ کی جدت ملاحظہ ہو عباس کے دادا ابی عامر پر لکھتے ہیں ویقال ابی غالب جو جملہ کتب محولہ میں کہیں نہیں، سو اگر اس تردید (یا قول) کو محض ایک آدھ پوتھی کے استناد پر ثابت کیا جاسکتا ہے، تو پھر گذشتہ علماء کی تردیدات کو جن پر عموماً ایک سے زیادہ کا اتفاق ہے۔ محض اس لئے ٹھکرا دیا جائے گا کہ آئندہ چل کر میمن انہیں کیوں اپنی کتاب میں دیتا ہے۔

ان الناس غطونی تغطیت عنهم | وان بحثوا عنی ففیهم مباحث
وان حفروا بئری حفرت ابٔارهم | لیعلم قوم ما تضم النبائث

(۲۶) بکری کے ریاشی پر میمن کا یہ لکھنا کہ وہ ابو ریاش قیسی ہے ادعائے غفلت ہے۔

نہیں صاحب لوہ تو تیّال کی خبر لایا ہے اجئتك من سباء بنباء یقین۔ العباس بن الفرج الریاشی استاذ مبرد میمن کو معلوم ہے دیکھو ص ۹۰ و ۵ و ۲ و ۴۲ ۸ و ۱۱ ور ابو ریاش القیسی بھی ص ۲۴۹ و ۵۹۱ و ۴۰۷ ۸۔ مگر لآلی کے ہر دو نسخوں پر ص ۵۹۰ میں العباس بن الفضل عن ابی تمام ہے جو الفرج کی تصحیف ہے، پھر یہ بات بھی کچھ کم مستبعد نہیں۔ کہ یہاں ریاشی ہو بسلسلۂ حماسہ تو ابو ریاش چاہیئے۔ ان حوالات پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ کاتب یا شاید بکری بھی ابو ریاش اور الریاشی میں تمیز نہیں کرتے لہذا ان کی تحریروں کو میزانِ عقل سے تولنا لازم ہوا۔ اب ادھر آئیے یہاں ص ۳۰ پر ابیات حماسہ بروایت ریاشی (کذا) نقل کرتا ہے۔ حالانکہ حماسہ تو بروایت ابی ریاش القیسی صاحب الحماسۃ الطائیۃ وشارحہا دنیا کو پہنچا ہے۔ اور اسی مناسبت سے ابو العلاء نے اپنی شرح کا نام الریاشی المصطفی رکھا ہے اس لئے یہاں قرین دانش یہی ہے کہ ابو ریاش ہو نہ کہ الریاشی۔ مگر یہ دانش

© rasailojaraid.com